ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار

R.L. 706

ضوابط

(۱) چندہ عوام سے سالانہ عہ رشتہائی عہ

(۲) اہل رائے عظام سے امتیازی قیمت

صہ

علاوہ اس کے جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا

جیسے حضرات کے اسمائے گرامی اخبار کی فہرست میں درج ہوں گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) حضرت بابا نانک ؒ کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا۔

(۵) تاج برطانیہ کی خیر خواہی۔

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

زمانہ

قادیان و لاہور سے بزبان اردو شائع ہوتا ہے

موزخہ ۱۷-۱۰ اکتوبر ۱۹۱۵ء

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۷ | ایڈیٹر محمد یوسف ❖ سابق سورن سنگھ وڈوان | نمبر ۲

ہلال عید قربان کی سلامی

(جناب شفق عماد پوری)

اے میری پیارے ہلال عید قرباں السلام
اے شبیہ ابروئے خمدار جاناں السلام
السلام اے من بلا گردان احسانت شوم
السلام اے دل فدایت جان بقربانت شوم

اے میری آنکھوں کے تارے دل کے ارماں السلام
قبلہ گاہ عاشقاں محراب ایماں السلام

اے کلید نصرت و مفتاح گنج ناپدید
سال بھر سے راہ تکتے تھے تیرے مشتاق دید

اے فروغ صبح امید و چراغ شام عید
ٹوٹتے تھے زیر خنجر تیری چتوں کے شہید

آ گلے مل لے تیرا آنا مبارک اے ہلال
اے مبارک بخت فرخ فال فرخ پے ہلال

بدر سے ہر ماہ بن جاتا ہے تو گھٹ کر ہلال
پرورش پاکر جواں ہوتا ہے انسان خرد سال

ہر کمالے را زوال و ہر زوالے را کمال
پھر جوانی کھو کے ہو جاتا ہے پیری سے نڈھال

قد میں خم آتا ہے جھک جاتا ہے سر تیری طرح
دوہری ہو جاتی ہے بل کھا کر کمر تیری طرح

پردۂ ابر سیاہ سے تو جو ہوتا ہے عیاں
تجھ کو چشم شوق سے تکتا ہے ہر پیر و جواں

انگلیاں اٹھتی ہیں تجھ پر ہر طرف سے ناگہاں
نیچہ مژگاں سے بنتی ہیں بلائیں تپلیاں

پتلیوں کا نور تو آنکھوں کا تارا ہے تو ہی
پیار کرتے ہیں سبھی پیاروں کا پیارا ہے تو ہی

آج قبلے کی طرف تو جھک کے کرتا ہے سلام
باندھ لوں احرام لے چل جانب بیت الحرام

حاجیوں کو حج کعبہ کا سناتا ہے پیغام
فرض ہے حرمت تیری واجب ہے تیرا احترام

تو ہی دلواتا ہے قربانی خدا کے راہ کی
تجھ سے زندہ ہر برس سنت خلیل اللہ کی

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی محمد مظفر الدین مالک و مہتمم چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے کا دیلن سے شائع ہوا۔

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نور قادیان

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء

سٹروعہ میں سکھوں کیساتھ مباحثہ

اور ہماری فتح پر

ایک ہندو کی گواہی

سٹروعہ کے دوستوں نے مجھے بلایا۔ کہ اس جگہ سکھوں وغیرہ آریوں کی آبادی زیادہ ہے۔ آپ کے لیکچروں کی سخت ضرورت ہے۔ انہیں تاریخوں میں اور جگہ بھی وعدہ کر چکا تھا۔ اس لئے میرا ارادہ سٹروعہ میں دو چار روز پیچھے جانے کا تھا۔ مگر تاریخ مقررہ سے ایک روز پہلے سٹروعہ سے چوہدری بھمبو خان صاحب میرے لینے کے لئے آگئے۔ کہ آپ ضرور چلیں۔ خیر میں حضرت صاحب کی اجازت سے دوسرے روز ان کے ساتھ ہولیا۔ ۱۲ ستمبر کو جلسہ شروع تھا۔ پہلے روز بعد از ظہر سکھ مذہب کے متعلق خاکسار کا ۲½ گھنٹے لیکچر ہوا۔ چونکہ ناظمان جلسہ نے جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے ہی اردگرد کے دیہاتوں میں اطلاع دے چھوڑی تھی۔ اس لئے جلسہ میں سکھوں اور آریوں کی حاضری کافی تھی میں نے اپنے لیکچر میں ہندوؤں کے ہر ایک عقیدہ کو لیکر مثلاً ویدسمرتی پران۔ جنیو۔ چوٹی۔ شرادھ تیرتھ۔ مورتی پوجا۔ وغیرہ کے متعلق باوا نانک کا فتویٰ پیش کیا۔ کہ باوا صاحب ہندوؤں کے ہر ایک عقیدہ کا رد کرتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے مسلمہ عقائد کو لیکر باوا صاحب کا فتویٰ پیش کیا۔ کہ باوا صاحب نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کلمہ طیبہ وغیرہ پر ایمان لاؤ۔ ہمیشہ تاکید فرماتے ہیں۔ ½ ۲ گھنٹہ کے متواتر لکچر کے بعد سکھوں کو وقت دیا گیا۔ کہ اگر کوئی صاحب میرے لکچر پر کوئی اعتراض کرنا چاہیں۔ یا اگر کسی دوست کو کوئی شک و شبہ ہو۔ تو میں بخوشی اجازت دیتا ہوں۔ کہ وہ نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ مجھ سے تبادلہ خیالات کریں سکھ دوست بھی پہلے کی ہی تیاری کر کے آئے تھے۔ اس لئے سکھوں نے اپنے لکچرار کو کھڑا کیا۔ اس نے اول یہ کہا۔ کہ میں لکچرار کا لکچر سن کر بہت ہی خوش ہوا۔ کیونکہ انہوں نے نہایت ہی متانت اور سنجیدگی سے اپنے لکچر کو ختم کیا۔ اگرچہ انہوں نے کہلے الفاظ میں باوا صاحب کو مسلمان ثابت کیا ہے۔ مگر جس طرز اور طریقہ سے انہوں نے اپنے لکچر کو بنایا۔ گو اصولاً ہمیں ان سے اختلاف ہو۔ مگر طرز بیان کسی کو بھی بار خاطر نہیں ہوئی بلکہ میں خوش ہوں۔ کہ انہوں نے نہایت قابلیت اور متانت سے اپنے فرض کو ادا کیا مجھے لیکچرار کے اس حصہ سے تو اتفاق ہے۔ کہ باوا صاحب ہندو نہ تھے مگر اس حصہ سے کہ وہ مسلمان تھے۔ مجھے اتفاق نہیں۔ چنانچہ دوسرے حصہ کی تردید کے لئے اپنے خیال میں انہوں نے چند شلوک پیش کئے۔ میں نے اپنے وقت میں کھڑے ہو کر کہا کہ بھائی صاحب نے جو شلوک پیش کئے ہیں۔ یہ کبیر صاحب کے ہیں۔ اسوقت زیر بحث حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہے۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں ہے۔ کہ کبیر صاحب ہندو تھے۔ یا مسلمان یا سکھ وغیرہ۔ ہماری گفتگو باوا صاحب کے متعلق ہے بھائی صاحب کو چاہیئے۔ کہ جو شلوک باوا صاحب کے ہیں سے پیش کئے ہیں ان کا رد کریں۔ یا باوا صاحب کے دوسرے شلوک پیش کریں۔ جو میرے پیش کردہ شلوکوں کی تردید میں ہوں۔ سوائے باوا نانک صاحب کے شلوکوں کے اور کسی بزرگ کے شلوک قابل سماعت نہیں ہوں گے خیر اسطرح تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

ایک ہندو کی گواہی

اس کے بعد لالہ جیت رام صاحب جو وہاں مدرس ہیں انہوں نے بولنے کی اجازت چاہی۔ ہر دو فریقین کی رضا سے انہیں پانچ منٹ بولنے کے لئے دیئے گئے۔ انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں نے ہر دو فریقین کے اثبات اور خیالات کو کمال غور سے سنا۔ سچائی ہر مذہب کی روح مانی گئی ہے۔ اگرچہ میں ہندو ہوں۔ مگر سچائی اور صداقت اس امر کی اپیل کرتی ہے۔ کہ جو اثبات اور شلوک مسلمان لیکچرار نے دیئے ہیں سکھ لیکچرار قطعاً ان کا رد نہیں کر سکا۔ مسلمان مناظر کے اثبات اور شلوک جوں کے توں موجود ہیں۔ سکھ مناظر کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ یا تو ان شلوکوں کے مقابلہ میں باوا صاحب کے دوسرے شلوک پیش کرتے۔ یا یہ ثابت کرتے کہ یہ شلوک گرنتھ وغیرہ میں موجود نہیں ہیں۔ مگر افسوس کہ سکھ مناظر نے اس امر کی کوشش نہیں کی۔ یہ سنتے ہی تمام لوگوں نے لالہ جیت رام کی منصف مزاجی کی تعریف کی۔ اس کے بعد سکھ مناظر کو تقریباً خاموش ہونا پڑا۔ مغرب کا وقت قریب تھا۔ اس لئے پہلے روز کی کارروائی کو بعد ازدعا ختم کرنا پڑا۔ مجھے اس امر کی بہت خوشی ہوئی کہ خاتمہ لیکچر پر سکھ صاحبان مجھے کمال محبت اور تپاک سے ملتے رہے۔ اور میرے خیالات کی تائید کرتے رہے۔ پہلے روز سکھ صاحبان سے یہ وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ اگر اس کے علاوہ سکھوں کو ہمارے لیکچر پر اگر کوئی اور شک و شبہ ہو تو کل بھی ہم وقت دیں گے۔ کہ وہ اپنے شکوک پیش کر سکیں۔

دوسرے روز پہلے بابا محمد حسن صاحب کا وعظ ہوا۔ انہوں نے دعوے مسیحیت کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد پھر ہم نے سکھ صاحبان کو موقعہ دیا۔ کہ اگر کسی دوست کو کوئی اور شک و شبہ ہو۔ تو وہ بخوشی پیش کر سکتے ہیں۔ سکھوں کا کل والا گروہ تو خدا جانے کس لئے نہ آیا ہاں ایک دوسرے گروہ نے اپنے اپدیشک کو کھڑا کیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ان کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ آخیر پر انہیں ماننا پڑا۔ کہ باوا صاحب لوگوں کو یہ ہدایت کیا کرتے تھے کہ تم نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ کلمہ طیبہ کا ورد کرو۔ قرآن شریف پر ایمان لاؤ۔ وغیرہ۔

گروہ خود اس پر عامل نہ تھے۔ سکھ لیکچرار کے ان الفاظ پر حاضرین نے قہقہہ لگایا۔ اور سکھ مناظر کو بہت جلد اپنی کمزوری معلوم ہوگئی۔ اور آخر اس بیچارے کو بھی اپنا سامنہ لیکر بیٹھنا پڑا۔ اور تمام مسلمانوں کے چہرے آئندہ فتح پر درخشندہ اور بشاش تھے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اس کے بعد جبکہ سکھ حاضری کافی تھی۔ میں نے باوا صاحب کی جنم ساکھی والی پیشگوئی متعلقہ مسیح موعودؑ پیش کی۔ اور گرنتھ کے دیگر حوالجات سے لیکھرام کی پیشگوئی دکھلائی جسے سنکر حضار مجلس کے ایمان تازہ ہوئے۔

ازاں بعد آریہ سماج کے متعلق ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر ہوا۔ اختتام لیکچر پر آریہ دوستوں کو وقت دیا گیا۔ کہ اگر وہ چاہیں تو اس لیکچر کے متعلق اگر کوئی شبہ ہو۔ تو پیش کر سکتے ہیں اور ہم متانت اور سنجیدگی کے ساتھ تبادلہ خیالات کے لئے ہر طرح سے تیار ہیں۔ مگر سکھوں کے ساتھ مباحثہ کا اثر اسقدر زبردست تھا۔ کہ باوجود آریوں کی حاضری کافی ہونے کے کسی کو بھی بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔

غرضیکہ جلسہ ہر طرح سے بخیر و خوبی اور کامیابی اور شادمانی سے ختم ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

نوٹ نکات رائیں

السلام علیکم اور نمستے

لالہ میلارام صاحب گڈس کلرک ٹوبہ ٹیک سنگھ سے پرکاش مورخہ ۲۶ ستمبر میں لکھتے ہیں۔

"لفظ نمستے کے معنے صاف طور پر نمسکار کے ہیں۔ اس حالت میں ایک منش اپنی استری کو کیسے نمستے کہہ سکتا ہے۔ اور ایک باپ اپنے بیٹے یا ایک گورو اپنے چیلے یا ایک مالک اپنے نوکر کو کیسے نمسکار یعنی ستھاٹیکنا کہہ سکتا ہے"

آیئے اب اسلام کی طرف اسلام کا تعارفی ماٹو "السلام علیکم" ہے۔ یہ ایسا لفظ یا شبد ہے۔ جو بوڑھا بچے کو، بچہ بوڑھے کو، خاوند بیوی کو، بیوی خاوند کو کہنے میں قطعاً کوئی رکاوٹ نہیں پاتا۔ یہ ایک دعائیہ فقرہ ہے۔ جو ہر ایک کے لئے یکساں ہے۔ صرف اسی لفظ سے ہی اسلام کی صداقت اور خوبی اظہر ہے۔ السلام علیکم اور نمستے ہی اسلام اور آریہ مذہب کی صداقت کے جانچنے کے لئے کافی ہیں۔

ہون میں کستوری کا ڈالنا کیوں پاپ نہیں

لالہ سنت رام صاحب پردھان آریہ سماج ہمپ یارڈ ریلوے کراچی پکاش بابت ۲۶ ستمبر لکھتے ہیں۔

"میرے دل میں بہت دنوں سے یہ شنکا دورہ کر رہی ہے۔ کہ ہون میں جو کستوری کا ڈالا جانا درست ہے۔ جس کو کہ سوامی جی نے سنسکار ودھی میں لکھا ہے اور منوسمرتی میں بھی اس کا پرمان موجود ہے۔ مگر اس میں سوامی جی نے اپنی کوئی یکتی نہیں دی۔ اس لئے یہ شنکا ہوئی ہے۔ کہ کستوری ہرن کے نافہ کی ہوتی ہے۔ اور ہمارے علاقہ جموں میں عام طور پر مل سکتی ہے جو کہ ایک قسم کا گوشت ہے۔ ہون میں کیوں درست قرار دیگئی ہے۔ جبکہ مانس کا ہون میں ڈالنا درست نہیں"۔

لالہ سنت رام صاحب کا سوال واقعی معقول ہے امید کہ کوئی آریہ سماجی معقول جواب دینے کی کوشش کرے گا۔

KHILAFAT LIBRARY

رحمت بمبدل زحمت

خدا کی شان ایک جگہ کے باشندوں کا دم خشکی سے خشک ہو رہا ہے۔ مگر دوسری جگہ کے باشندے تری میں ڈوب رہے ہیں۔ گذشتہ بارشوں سے لکھنؤ میں پورے ۱۸ ہزار مکانات گرے۔ اور اسوقت ۸۰ ہزار اہل لکھنؤ ایسے ہیں۔ جن کے آرام کرنے کے لئے کوئی مکان نہیں ہے اور یہ تعداد لکھنؤ کی کل آبادی کی ایک تہائی کے برابر ہے۔ گویا آجکل لکھنؤ کی آبادی کا تیسرا حصہ بغیر مکان اور جائے آرام کے مصیبت کے ناتھوں میں مبتلا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۴۶ مرد عورتیں اور بچے اسوقت تک جان سے مر چکے ہیں۔ بعض کی موت کی کہانی ایسی دردناک ہے۔ کہ سن کر آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ ایک واقعہ اسطرح بیان کیا گیا کہ مکان میں چار آدمی اور ایک لڑکی تھی۔ ان سے بہت کہا گیا۔ کہ مکان خالی کر دو۔ مگر انھوں نے ایک نہ سنی۔ آخر وہ مکان گر پڑا۔ اور یہ پانچوں اس کے نیچے دب کر مر گئے۔ گورنمنٹ مصیبت زدہ اشخاص کے آرام کے لئے کوشاں ہے۔

بارش کے آثار

مینہ برسنے سے پہلے مچھروں کے جھنڈ کے جھنڈ درختوں کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں۔ گھوڑوں کے حرکات و سکنات میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ جہاں سوروں کی کثرت ہو وہاں وہ اکثر ہوائی مخالف سمت کو دوڑتے ہیں۔ مکڑیاں اپنی دیواروں پر اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ نیڈ کسانے گھروں سے باہر نکل آتے ہیں۔ چیونٹیاں نیچے سے اوپر کو چڑھا کرتی ہیں۔ کبوتر وقت مینہ سے پہلے اپنے اپنے گھونسلوں میں جا دبکتے ہیں۔ خصوصاً گھونگے اپنے بلوں سے نکل کر درختوں پر چڑھتے اور پتوں میں چھپتے نظر آتے ہیں۔ ان کا خاصہ ہے کہ خشک موسم میں کبھی باہر نہیں نکلتے۔

ہندوستان میں نوعمر مسیحیوں کی ہمت

ہندوستان کے بڑے شہروں میں نوجوان عیسائیوں کی بہت باقاعدہ انجمنیں بنی ہوئی ہیں۔ جن کا خاص مقصد یہ ہے کہ دوسری قوموں کے نوجوانوں کو اپنے زیر اثر لا کر عیسائی بنایا جاوے۔ اور یہ کام ہندوستان میں بڑی سرعت سے جاری ہے۔ ہندوستان کے علاوہ یہ انجمنیں ایشیا کے دوسرے حصوں میں بھی بکثرت موجود ہیں۔ بمبئی کی ۱۳ ستمبر کی تار ہے کہ انگلستان سے مسٹر ایڈی صاحب جو اس تحریک کے ایشیائی حصہ کے سکرٹری ہیں۔ آئے ہیں۔ جو تمام ایشیائی مرکزوں میں دورہ کر کے کام کا ملاحظہ کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی اب جگہ جگہ لکچر بھی دیں گے

ہندوستان میں آپ کے لیکچر مندرجہ ذیل مقامات پر ہوں گے ناگپور۔ مدراس۔ پونا۔ تربوندرم۔ بنگلور۔ آگرہ اور لاہور اس کے بعد آپ چین کوریا اور جاپان کو چلے جاویں گے آپ کے ساتھ اور بھی کئی پُرجوش اور نوجوان عیسائی ہیں۔ جو آپ کے کام میں آپ کو مدد دیں گے ؛

دوسرے مذاہب کے مشنری تو غیر ممالک میں جاکر اپنے مذہب کی اشاعت کر رہے ہیں۔ مگر ہم لوگ اور تو اور اپنے ملکی بھائیوں کی بھی پیاس نہیں بجھا سکتے آج ایک جگہ یہ آواز ہوتی ہے۔ کہ اسقدر لوگ اچھوت سے آریہ یا عیسائی بن گئے۔ دوسری طرف سے یہ آواز آتی ہے۔ کہ اسقدر برائے نام مسلمانوں نے چوٹی اور جنیو پہن لیا۔ مگر ہمارے احساس ٹس سے مس نہیں ہوتے یا اللہ رحم ؛

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماجی سناتن دھرمیوں کے نزدیک آرہے ہیں

سوامی دیانند صاحب نے شاستروں وغیرہ کے برخلاف آواز اٹھا کر اپنے عقیدہ کا دارومدار زیادہ تر ویدوں پر ہی رکھا تھا۔ اور وید منتروں کی من مانی تفسیر کر کے لوگوں کو اگنی وایو۔ انگرہ۔ ادیتہ وغیرہ کی بجائے ایشور بتلایا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر اب زمانہ کی رو دیکھئے۔ کہ اس بات کو زیادہ عرصہ نہیں گذرنے پایا۔ کہ آریہ سماجی لیڈر لالہ منشی رام صاحب نے جنم اشٹمی کے دن کرشن مہاراج کا جنم اتسو گورو کل کانگڑی میں خوب زور شور سے منایا۔ اور اس گیتا کو جسے ماسٹر دینا پرشاد اور دیگر بہت سے آریہ سماجی ماسٹروں کی تصنیف بتلاتے تھے۔ ویدوں کے چور اپنشدوں کا بھی نچوڑ بتلایا۔ آپنے فرمایا۔ کہ

"گیتا کو صحیح معنوں میں پڑھنے کی ضرورت ہے۔ گیتا اپنشدوں کا اور اپنشد ویدوں کا نچوڑ ہے" ؛

جنم اشٹمی۔ شوراتری۔ دیوالی اور رام نومی وغیرہ تیوہار جب گوروکل میں منائے جانے لگے ہیں۔ ویدوں کو جنہیں جڑ دستو کہا جاتا تھا۔ جلسوں میں پریزیڈنٹ بنایا جانے لگا ہے۔ اب صرف پورانوں کا جھگڑا رہ گیا ہے وہ بھی غالباً اگلے سال تک نپٹ جائیگا۔ اور وہ دن آنیوالا ہے۔ جب کہ گوروکل کانگڑی کے برہم چاری ٹھاکروں کے مندر میں گھنٹے بجاتے دکھائی دیں گے اور پورانوں کی بھی صحیح معنوں میں پڑھنے کی ضرورت بتلائی جائیگی ؛ یہ تبدیلی مبارک ہو ؛

صلح ہو تو کیسے؟

گذشتہ سال جب آریہ سماج کا نگر کیرتن نکلا تھا۔ تو اس وقت لاہور کے مسلمانوں نے جگہ بہ جگہ آرین بھجن منڈلیوں پر پھول برسائے تھے۔ اور لالہ منشی رام صاحب نے آریہ سماج میں کھلے بندوں اس امر کا اظہار کیا تھا۔ کہ مسلمانوں نے آرین بھجن منڈلیوں پر پھول برسا کر صلح کے لئے ہاتھ بڑھایا ہے۔ اس لئے اب ہمیں بھی اس نیک روش کا کمال تپاک سے خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ مگر بعض لوگ جنہیں ہندو مسلمانوں کے درمیان صلح ایک آن نہیں بھاتی۔ وہ آئے دن ایسے ایسے الجھنوں کی گتھیوں حائل کر دیتے ہیں۔ کہ جن کو بڑے سے بڑے مبصروں کے ناخن خرد بھی گرہ کشائی سے عاجز رہ جاتے ہیں۔

اب منگیر کے آریہ سماجی لیڈر ستیل پرشاد پر زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری اور ۱۵۳ الف تعزیرات ہند حضور ملک معظم کی رعایا کی مختلف جماعتوں میں منافرت پھیلانے کی کوشش کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ جس میں اس کی ضمانت لئے جانے کا حکم ہوا۔ ملزم نے دراصل ہندی میں ایک رسالہ شائع کر کے ہندوؤں کو اس بات پر اکسایا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں سے مذہبی تہواروں میں ملنا جلنا چھوڑ دیں۔ کیونکہ وہ ویدوں اور شاستروں کا ناش کرنے والے اور گائے کا گوشت کھانے والے ہیں۔ ملزم کے وکیل کا بیان تھا کہ ملزم کا ارادہ منافرت پھیلانے کا نہ تھا۔ مگر صاحب مجسٹریٹ نے اسے ایک خطرناک مذہبی دیوانہ قرار دیا۔ اب صاحب مجسٹریٹ کے اس حکم کے خلاف ہائیکورٹ کلکتہ میں اپیل دائر کیا گیا ہے۔ جس کی سماعت مسٹر جسٹس گریوز و مسٹر جسٹس درمزلی کے اجلاس میں ہو رہی ہے ؛

ہندو راجگان و اچھوت اقوام کا سدھار

وہ ہندو جو آج سے چند سال پہلے اچھوت فرد کا سایہ تک لینے کے روادار نہ تھے۔ مگر اب اس حیرت انگیز تبدیلی کو دیکھئے۔ کہ ہندو رؤسا کو اب اچھوت اقوام کو اپنے میں جذب کرنے کے لئے اور انہیں نیچ سے اونچ حالت میں لانے کیلئے ان تھک لگن ہے ؛

راجہ کرشن درما صاحب گوپکے پورانک خیالات کے آدمی ہیں۔ اور ذات پات کو اڑانے کے سخت خلاف ہیں۔ تاہم آپ اپنے علاقہ کے اچھوتوں کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم کے لئے آپ نے کئی سکول جاری کر رکھے ہیں۔ ایک سکول میں جب ایک گھنٹہ کی چھٹی ہوتی ہے۔ تو راجہ صاحب کی طرف سے لڑکوں کو پھل تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اب راجہ صاحب نے اچھوت جاتیوں کے لئے ایک بنک بھی کھولدیا ہے ؛

یہ روش مبارک ہے۔ دل و جان سے دعا ہے کہ مسلمان رؤسا کے دل میں بھی ایسی لگن پیدا ہو جائے ؛

آریہ سماج وچھووالی لاہور میں شدھی

۱۲ ستمبر کو اکبری منڈی میں آریہ سماج لاہور وچھووالی کی زیر نگرانی اچھوت جاتی کے ۵۵ آدمیوں کو جن میں مرد عورتیں اور بچے شامل ہیں۔ شدھ کیا گیا۔ شدھی کی رسم پنڈت برہمدت شاستری گوروکل کانگڑی اور ایک اور پنڈت نے ادا کروائی۔ بہت سے مہاجن اور پورانے خیال کے ہندو بھی شدھی میں بیٹھے رہے" ؛

ابھی کل ہی کا ذکر ہے۔ کہ دینا نگر میں آریہ سماج نے یکصد سے زیادہ افراد اچھوت کو شدھ کیا۔ افسوس کہ اسلامی انجمنیں قطعاً آنکھ وا کر کے نہیں دیکھتیں۔

کہ مذہب اور دین نے ان کے سپرد کوئی کام کیا ہے۔ اگر مسلمان تھوڑی سی بھی ہمت کریں۔ تو اچھوت اقوام کے گروہ کے گروہ دائرہ اسلام میں آنے کے لئے آمادہ ہیں کیونکہ اسلام میں مساوات اور اخوت بے نظیر ہے۔ اور یہ بات اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ وہ لوگ دیگر ادیان میں جا کر خوش نہیں ہوتے۔ ان کی محلبسی شکایات جوں کی توں رہتی ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ ہم لوگ کب سستی اور کاہلی سے بیدار ہوں گے؟

KHILAFAT LIBRARY

خالصہ لیکچراروں کی واقفیت

خالصہ اخبار اور خالصہ لیکچرار اپنے مضمونوں اور لیکچروں میں جو پھول بکھیرا کرتے ہیں۔ وہ تو ناظرین کو معلوم ہی ہے۔ اب ہم ناظرین کو یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ خالصہ لیکچراروں کو واقفیت کس غضب کی ہوتی ہے۔ شہادت کے لئے ہم کسی اور کو نہیں۔ بلکہ سکھوں کے ہمدرد اخبار لائل گزٹ کو پیش کریں گے۔ دیکھئے لائل گزٹ اپنی ۲ ستمبر کی اشاعت میں لکھتا ہے

"پرچارکوں کا پنتھ میں اس قدر زور ہوتا جاتا ہے کہ وہ جسے چاہیں۔ لیڈر بنا دیں۔ اور جسے چاہیں۔ قوم فروش کی ڈگری دیکر پنتھ سیوا کے میدان سے ذلیل و رسوا کر کے باہر نکال دیں۔ اگرچہ خدا کے فضل سے ایک دو پرچارکوں کے سوا اکثر ان پڑھ اور اپنے دھرم سے بھی ناواقف ہیں۔ اور جب وہ پڑھے لکھے آدمیوں کی سنگت میں اٹھ کر لیکچر دینے لگتے ہیں۔ تو مخول اڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لاہور کی سنگھ سبھا کے اجلاس میں ایک صاحب نے فرمایا۔ کہ جب ہم میں کرشن مہاراج کی ماتا کیکئی کی سی دیویاں پیدا ہو جائیں گی۔ تب ہی ہم ترقی کے معراج پر پہنچنے کے قابل ہو سکیں گے"۔ دوسرے صاحب نے فرمایا۔ کہ جب مہاتما انالحق کو سولی پر چڑھانے لگے۔ تو اس کے ایک دوست نے پھول الخ" لیکن پھر بھی ان کے دلوں میں یہ گھمنڈ گھر کر گیا ہے۔ کہ جسے وہ چاہیں۔ لیڈر اور پنتھ بھوشن بنا دیں۔ اور جسے چاہیں

قوم فروش اور پنتھ گھاتک مشہور کر دیں"۔

خدا کی شان! کیا اسی واقفیت پر وہ ایڈیٹر نور سے تبادلہ خیالات کرنے کا دعوے کیا کرتے ہیں؟ کون ہے جو اس واقفیت پر انگشت بدنداں نہ رہے۔

شان ہے تیری کبریائی کی

اشاعت اسلام تلوار سے نہیں ہوئی

لاہور سے ایک رسالہ "سدھ اپدیش" نکلتا ہے جس کے مالک و ایڈیٹر ہندو ہیں۔ اس میں ایک مضمون نکلا ہے جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ اسلام بزور تلوار پھیلا ہے۔ ان کے ملاحظہ کے لئے نقل ہے:۔

حضرت محمدؐ کے خیالات

لوگ کہتے ہیں۔ کہ اسلام شمشیر کے زور سے پھیلا۔ مگر ہم اس رائے سے موافقت کا اظہار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ زبردستی سے جو چیز چھینی جاتی ہے وہ جلدی ظالم سے واپس لی جاتی ہے۔ اگر اسلام کی اشاعت ظلم کے ذریعہ سے ہوئی ہوتی۔ تو آج اسلام کا نام و نشان بھی نہ رہتا۔ لیکن نہیں ایسا نہیں ہے۔ بلکہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اسلام دن بدن ترقی پر ہے۔ کیوں؟ اسی لئے کہ بانی اسلام کے اندر روحانی شکتی تھی۔ نشر مات کے لئے پریم تھا۔ اس کے اندر محبت اور رحم کا پاک جذبہ کام کر رہا تھا۔ نیک خیالات اس کی رہنمائی کرتے تھے۔ ایک موقعہ پر حضرت محمدؐ دشمنوں سے لڑائی کر کے تن تنہا جنگل میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ایک قوی ہیکل آدمی برہنہ تلوار لیکر ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اور کہا کہ اے محمدؐ! اب بتا تیرا خدا کہاں ہے؟ اپنے خدا کو اپنی مدد کے لئے بلا۔ تاکہ میں دیکھوں کہ تیری گردن کاٹنے سے میرے ہاتھ کو کیسے روکتا ہے۔ حضرت محمدؐ بولے۔ "اے پاگل میرا خدا میرے پاس ہے۔ میری ہر وقت مدد کرنے کو تیار ہے۔ اسوقت بھی وہ میری مدد کریگا تجھ میں طاقت ہی نہیں ہے کہ میرا سر قلم کرے"۔ ابھی حضرت محمدؐ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے۔ کہ مارنے والے کا ہاتھ کانپا۔ تلوار زمین پر گر پڑی۔ حضرت محمدؐ نے تلوار اٹھائی اور یوں مخاطب ہوئے۔ اے ظالم! اب بتا۔ کہ تجھ کو کون بچانے والا ہے۔ یہ تلوار ایک سیکنڈ کے اندر تیرا سر تن سے جدا کر دیگی۔ جلد بتا کہ تجھ کو کون بچائے گا۔ قوی ہیکل آدمی پر خاموشی کا عالم چھایا ہوا تھا۔ کوئی جواب نہ آیا۔ حضرت صاحب پھر بولے۔ ارے احمق کہتا کیوں نہیں۔ کہ جس نے تجھ کو بچایا ہے۔ وہی مجھے بچائے گا۔ بس اب کیا تھا۔ ظالم کی آنکھیں کھل چکی تھیں۔ ہوش آ چکا تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ بعد میں وہی شخص حضرت محمدؐ صاحب کا دست راست بنا۔ اور حضرت محمدؐ صاحب کے خیالات کو دنیا کے اندر اشاعت دینے میں اسی شخص نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا۔ (نمبر ۷ جلد ۳ جولائی ۱۹۱۵ء)۔

آریہ سماج کا روح رواں منشی عبدالرحیم

سوامی منگلانند صاحب بہاشی مسافر آگرہ کو لکھتے ہیں۔ کہ علاقہ گیا کے بندوبست کی آریہ سماج بڑی مفید ثابت ہو رہی ہے۔ اس کے ہفتہ وار اجلاس بڑے زور و شور سے ہوتے ہیں۔ اس انجمن کے روح رواں حسب ذیل آدمی ہیں۔ مہاشہ رام اوتار جی بابو جنک پرشاد جی۔ اور منشی عبدالرحیم جی"۔ افسوس کسقدر رنج اور اندوہ کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج کا روح رواں منشی عبدالرحیم ہو۔ ہائے غضب۔ ایک منشی عبدالرحیم صاحب پر کیا منحصر ہے۔ جاؤ۔ ذرا راجپوتانہ میں جا کر دیدۂ عبرت وا کر کے دیکھو۔ وہاں کسقدر منشی عبدالرحیم آریہ سماج کے روح رواں پاؤ گے۔ آہ کسقدر درد مند انجمنیں ہیں۔ جن کے دل یہ دردناک نظارہ دیکھ کر پسیجیں۔ اور وہ انجمنیں اپنے مبلغین کو ان علاقوں میں نہ بھیجیں؟

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے صرف ایک ایک خریدار مہیا کریں؟

پنجاب میں اردو اخبار نویسی

ہمصر ہمالہ لکھتا ہے۔ کہ پنجاب کے ورنیکلر اخباروں میں سوائے لڑائی جھگڑوں کے رکھا ہی کیا ہے۔ اور یہ شکایت اسقدر عام ہے۔ کہ شاید ہی کسی ورنیکلر اخبار کا ایڈیٹر اپنے دوستوں کے ہاتھوں اس فریق کی ہمدردی کے بغض سے بچا ہو۔ جسکا کام لڑنا جھگڑنا اور لوگوں کی پگڑیاں اچھالنا ہے ؛

مورتی پوجا اور سناتن دھرم

سناتن دھرم اور مورتی پوجا لازم و ملزوم ہیں۔ مگر حیرانی اور حیرت کی بات ہے۔ کہ سناتنی دوست دنیا کی اور اقوام کو بھی جو بت پرست نہیں۔ بت پرست ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سناتن دھرم پرچارک لکھتا ہے۔ کہ عیسائی مسلمان۔ سکھ سب ایک یا دوسرے رنگ میں بت پرست ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں میں گرنتھ صاحب یا دیگر استھانوں کی پوجا رائج ہے۔ مگر سناتن دھرم کے ایڈیٹر کو یہ علم نہیں۔ کہ اگر مسلمان کعبہ اور سکھ صاحبان دربار صاحب وغیرہ کی عزت کرتے ہیں تو اس لئے کہ ان کے بزرگان اسلاف کی آیات ہیں۔ سناتن دوستوں کی طرح مورتیوں کو خدا یا ایشور سمجھ کر نہیں پوجتے۔ امید کہ اب سناتن دھرم کے ایڈیٹر کو سکھوں اور مسلمانوں اور سناتنیوں کی بت پرستی کا فرق سمجھ میں آگیا ہوگا ؛

مہاراجہ دربھنگہ اور سکھ مذہب

تین چار سکھ جنیو پہن کر تیرتھ یاترا کو جا رہے تھے کہ راستہ میں انہیں راسخ الاعتقاد سکھوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے گرنتھ صاحب کے اقوال سے پرانے خیالات کے سکھوں پر یہ ظاہر کیا۔ کہ جنیو پہننے کی ممانعت ہے۔ ان میں سے دو سکھوں نے اسی وقت جنیو اتار دیا۔ اور ان کا ایک ساتھی دسا سکھی سنگھ گرنتھی مہاراجہ دربھنگہ کے پاس پہنچا۔ اور تمام معاملہ مہاراجہ کے سامنے رکھا۔ مہاراجہ نے کہا۔ کہ موسم سرما میں اس کے متعلق سبھا کی جائیگی۔ اور بڑے بڑے گرنتھی اور پنڈت بلائے جائیں گے تاکہ وہ اس امر کا فیصلہ کریں۔ کہ سکھ مذہب میں جنیو روا ہے یا نہیں۔

گرنتھ میں دو نہیں چار نہیں متعدد حوالجات اس امر کے متعلق مل سکتے ہیں۔ کہ سکھ مذہب میں جنیو کی ممانعت ہے۔ مگر اپنے عقیدہ کی توسیع کے لئے مہاراجہ دربھنگہ کی خواہش مسلمان روسا، کیلئے ایک قابل تقلید روش ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

ترک سپاہیوں کی مردانگی کی تعریف

معلوم ہوتا ہے۔ کہ لنڈن کے انگریزی اخبار انڈیا میں دفتر سے اردو خط میں ایک اخبار بنام اخبار جنگ شائع ہوتا ہے جو غالباً میدان جنگ کے ہندوستانی سپاہیوں کے لئے چھاپا جاتا ہے۔ یہ اخبار کسی خوشخط کاتب سے نہیں لکھوایا جاتا۔ بلکہ کسی معمولی محرر سے یا کاتب سے لکھوایا جاتا ہے۔ ایک صاحب اس اخبار کے ۲۷ اگست کے پرچہ سے مندرجہ ذیل کٹنگ بھیجتے ہیں۔ جس میں کہ ترک سپاہیوں کی بہادری اور بے لوثی کی تعریف کی گئی ہے۔ جو حسب ذیل ہے ؛

جو لوگ کہ ترکوں سے واقف ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ترک جرمنوں کی طرح نہیں ہیں بلکہ بڑے بے لوث سپاہی ہیں۔ ان کی مردانگی اور شجاعت میں کسی کو کلام نہیں ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ جس سے کہ ترکوں کی شرافت و شجاعت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

ملک کوہ قاف میں ایک جگہ پر ترکی اور روسی مورچہ قریب قریب ہے۔ صرف سو گز کا فاصلہ درمیان تھا۔ اس فاصلے کے بیچ میں ایک روسی سپاہی زخمی پڑا ہوا تھا۔ اور اس کے کراہنے کی آواز سے سننے والوں کے دل ہلے جاتے تھے۔ مگر ترکی بندوقوں کی آگ کے خوف سے روسی سپاہ کو ہمت نہ ہوتی تھی۔ کہ کھلے ہوئے میدان میں جاکر زخمی کو اٹھا لائیں۔ روسی سپاہ رات کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ اندھیرا چھا جائے۔ تو مورچوں سے باہر نکلیں ایک روسی خاتون زخمیوں کی مرہم پٹی کے لئے روسی فوج کے ساتھ تھی۔ اس خاتون سے نہ رہا گیا۔ اور مورچہ سے نکل کر مردانہ وار زخمی سپاہی کی طرف چلی۔ اسوقت روسی سپاہ میں امید و بیم سے سناٹے کا عالم چھا گیا۔ کیونکہ سب نے خیال کیا۔ کہ یہ عورت زندہ واپس نہ آئے گی۔ ترک اسے گولیوں کا نشانہ بنالیں گے۔ مگر ترکوں نے ایک بندوق ایک گولی بھی سر نہ کی۔ ترکی سپاہی اپنی خندقوں سے گردنیں اٹھا اٹھا کر اس خاتون کو دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ یہ زخمی تک پہنچ گئی۔ اور وہ اس خاتون کے سہارے سے کھسک کھسک کر روسی مورچوں کی طرف چلا۔ اسوقت ترکی افسر نے مورچے سے آواز دی۔ کہ "اے بہادر خاتون مرحبا! شاباش!" (پیسہ اخبار)

خط و کتابت کے وقت پیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (منیجر)

پنجاب کی حالت پر لاٹ صاحب بہادر کی تقریر

سر مائیکل اوڈوائر بہادر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے گذشتہ ہفتہ کے اجلاس میں اپنے صوبہ کی موجودہ حالت کی مختلف پہلوؤں پر ایک مفصل تقریر فرمائی جو بہت سے معاملات پر دلچسپ خیالات ظاہر کرتی ہے فصل و موسم کے متعلق ہز آنر نے فرمایا۔ کہ ۱۸۷۸ء سے لیکر آج تک کوئی ایسی خشک سالی نہیں پیش آئی۔ اور

گو اہل پنجاب اسوقت چالیس سال پیشتر کی نسبت خشک سالی اور گرانی کا بہتر مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تاہم بہت سے اضلاع میں خشک سالی سے بہت پریشانی پہلی ہوئی ہے۔ آپ نے فصل خریف کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پچھلے ہفتہ تک فصل ربیع کی امیدیں بھی اچھی نہیں۔ کہ جنپر ہمارا پنجاب میں زیادہ دارومدار ہوتا ہے۔ مگر خوش قسمتی سے بارش سوائے راولپنڈی اور ملتان کے صوبہ بھر میں ہو گئی ہے۔ جس سے بہت سی امیدیں بندھ گئی ہیں۔ اور امید ہے کہ بارش ابھی اور عنایت کرے گی۔ چنانچہ ہز آنر کے اس خواہش کے بعد بارش نے واقعی مزید عنایت کی ہے۔ ہز آنر نے گرانی اجناس کے متعلق امید ظاہر کی۔ کہ قدرتی قانون داد و ستد کی وجہ سے گورنمنٹ کو غلہ فروشوں کے نرخ میں مداخلت کرنی پڑے گی ؛

ایک سکھ دوست کا استفسار

سردار سیوا سنگھ صاحب پوسٹماسٹر دوپٹہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اس شلوک کا کیا مطلب ہے۔

جب لگ توئے نہ ملیو تب لگ مکت نہ کوئی
کہو نانک دیال سوامی سنت بھگت جن سوئی

مطلب:۔ بابا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جب تک بہرم یعنی وہم دور نہ ہو۔ تب تک نجات نہیں مل سکتی۔ گویا نجات کے راستہ میں بہرم یا وہم ایک آہنی دیوار ہے۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ حضرت بابا صاحب وہم یا بہرم کے دور ہونے کا کیا علاج تجویز فرماتے ہیں۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت بابا صاحب کے نزدیک وہم کے دور کرنے کا یہ طریقہ یا علاج ہے۔ تو سمجھو۔ کہ ہم نے نجات کے قفل کی چابی معلوم کر لی۔ سو اس نجات کی چابی یعنی بہرم کے دور کرنے کے لئے حضرت بابا صاحب اگر نتھ میں دوسری جگہ فرماتے ہیں ؛ "ہوئے مسلم دین مہانے"

"مرن جیون کا بہرم چکانے"

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ لوگو اگر تم بہرم سے دور ہو کر نجات ابدی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اس کی صرف یہی راہ ہے۔ کہ سچے دل سے مسلم ہو جاؤ۔

اب سردار سیوا سنگھ صاحب کا اختیار ہے کہ وہ گرو صاحب کے حکم کی تعمیل کریں یا نہ کریں

KHILAFAT LIBRARY

آریوں کا مذہبی جوش

آریہ گزٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ عیسائی لوگ بلیب گڈھ کے چند ہندو افراد کو اپنے حلقہ میں لانے کے لئے ان تھک کوشش میں مصروف تھے۔ قریب تھا۔ کہ وہ ہندو عیسائی بن جاتے۔ ایسی حالت میں مہاشہ ہرسنگھ پرچارک کو پتہ ملا۔ اور اس نے ان عیسائی ہوتے ہوئے ہندوؤں کو بچا لیا۔ اب دوسری طرف ذرا ہم مسلمانوں کی سستی اور لاپرواہی کو دیکھو۔ کہ ہم روز روز سنتے ہیں۔ کہ آج اسقدر مسلمان عیسائی ہو گئے۔ راجپوتانہ میں اسقدر برائے نام مسلمانوں نے جنیو اور چوٹی رکھ لئے۔ مگر کیا مجال کہ ہمارے احساس ذرا ٹس سے مس تو ہو جاویں۔ حالانکہ اگر ہم میں ذرا بھی جوش ہوتا۔ تو ہم یہ جگر خراش اخبار سن کر کہ آج اسقدر برائے نام مسلمان آریہ بن گئے۔ بے چین ہو جاتے۔ اور جب تک ان خام خیال عقیدہ مسلمانوں کو راسخ الاعتقاد نہ بنا لیتے۔ چین نہ آتا ؛

مسافر آگرہ و دیالہ کے اپدیشک

مسافر آگرہ و دیالہ کے اپدیشک دہرم دیپر مذہبی توہین کی وجہ سے مقدمہ چل رہا ہے۔ دوسرے اپدیشک پنڈت سکھلال نے حال ہی میں صدر پشاور سے رہائی حاصل کی ہے۔ ہم مسافر آگرہ کے ایڈیٹر کو یہ ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے زیر اثر لیکچراروں کو زیادہ محتاط رہنے کا سبق دیں۔ اب دہرم دیپر کے نام جوش نے آریہ سماج کے ہزاروں روپیہ پر پانی پھیر دیا۔ اور اڑھائی سو روپیہ پنڈت سکھ لال کے مقدمہ پر بھی خرچ آیا۔ اگر یہی احتیاط سے کام لیا جاتا۔ تو کیوں اسقدر دشواریوں سے گذرنا پڑتا معلوم نہیں مسافر آگرہ کا منہ زور ایڈیٹر ہمارے ہمدردانہ مشورہ سے کچھ فائدہ اٹھائے۔ کچھ تعجب نہیں کہ ہمیں بھی صلواتیں سنانی شروع کر دے ؛

کیا سکھ دہرم میں آئندہ مجسّم گورو ہو سکتا ہے یا نہیں

پنڈت کرتار سنگھ جی لاثانی گرنتھی جس کی تعریف میں کئی بار لائل گزٹ کا ایڈیٹر صفحات سیاہ کر چکا ہے نے عام سکھوں کو چیلنج دیا ہے۔ کہ از روئے گرنتھ جسطرح پہلے مجسم گورو ہو سکتے تھے۔ اب بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کا چیلنج منظور کرنے کے لئے اور کسی کو جرأت نہیں پڑی۔ البتہ بھائی رام سنگھ اپدیشک لکھنؤ سنگھ سبھا نے پنڈت کرتار سنگھ کا چیلنج منظور کرنا چاہا ہے۔ سو اس کے متعلق پنڈت کرتار سنگھ نے ایک چٹھی پنتھ سیوک میں چھپوائی ہے۔ پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔ مباحثہ تحریری نہیں تقریری ہوگا۔

(۱) اگر گوجرانوالہ میں مباحثہ ہو۔ تو انتظام میرے سپرد۔ اگر دوسری جگہ ہو۔ تو اس جگہ کی سنگھ سبھا کرے

(۲) بحث میں جیت ہار کا فیصلہ دینے کے لئے دو غیر مذاہب کے جج ہوں گے۔ جنکا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۳) بحث میں کامیاب فرد کو حق ہوگا۔ کہ ہارنے والے کو کان سے پکڑ کر مجلس سے باہر نکالدے۔

اب دیکھیں کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر ساتھ ہی اس کے دوستانہ طریقہ سے اس امر کے متعلق تبادلہ خیالات ہو جائے۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ہندو عقائد کو پسند فرماتے تھے۔ یا مسلم عقائد کو۔ تو امید کہ انشاء اللہ اسکا نتیجہ نہایت مبارک ہوگا۔ کیا کوئی گورو کا پیارا توجہ کریگا ؟

* - * - * - * - *

مکتی عارضی ہے یا دائمی؟

KHILAFAT LIBRARY

ہم نے مکتی کے وشے پر بہت مطالعہ کیا۔ رگوید آدی بھاشا بھومکا میں مکتی کا بھی ذکر ہے۔ اور اس پر چھ صفحوں میں سوامی جی نے بحث کی ہے۔ جن میں ان کی ذاتی رائے کوئی نہیں۔ بلکہ ہر ایک امر کے متعلق ویدوں اور رشی کرت گرنتھوں کے پرمان ہی ہیں۔ عام طور پر مکتی کو انتیہ مانا جاتا ہے۔ یعنی مکتی سے جیو پھر واپس آتے ہیں۔ لیکن رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں مکتی سے پنر آورتی کا کوئی ذکر نہیں بلکہ برعکس اس کے اس مضمون میں سوکشم مطلب انا ورتی کا ہی نکلتا ہے۔ چنانچہ سرشٹی اتپتی کے مضمون میں صاف ذکر ہے۔ کہ "جہاں ودوان لوک پرم پرشارتھ سے جس پد کو پراپت ہو کر نتیہ آنند میں رہتے ہیں اسی کو موکش کہتے ہیں"۔ دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا بھاشا۔ صفحہ ۱۳۲۔ اسی طرح ستیارتھ پرکاش سملاس نہم میں یہ ذکر آتا ہے۔ جو جسم سے بری جیو آتما برہم میں رہتا ہے۔ اسکو دنیوی سکھ دکھ چھوتے بھی نہیں۔ ہمیشہ آنند میں رہتا ہے۔ گویا اسطرح مکتی نتیہ ثابت ہوتی ہے۔ مگر ستیارتھ پرکاش میں اسی مذکورہ بالا بیان کے آگے ایک سوال دیا گیا ہے۔ جس میں چھاندوگیہ اپنشد ویدانت درشن اور گیتا کے پرمان اس بارہ میں پیش کئے گئے ہیں۔ کہ مکتی سے آورتی نہیں ہوتی۔ اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے۔ "یہ بات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ وید میں اس بات کی تردید کی گئی ہے۔ اور اس کے ثبوت میں رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۲۴۔ ادھیائے ۶ کے منتر ۱۔ ۲ پیش کئے گئے ہیں۔ کہ ان منتروں سے مکتی سے واپس آنا ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش میں پہلے منتر کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ "ہم لوگ اسکا نام پاک سمجھیں۔ کون غیر فانی اشیاء کے درمیان جلوہ گر دیوتا ہمیشہ نور مطلق ہے۔ اور ہم کو مکتی کا سکھ بھگوا کر پھر اسی دنیا میں جنم دینا اور ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے"

مگر اس منتر میں خط کشیدہ الفاظ "مکتی کا سکھ بھگوا کر" کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ جب ہم نے سوامی جی کا رگوید بھاشیہ دیکھا۔ تو وہاں پدارتھ میں بھی یہ ذکر نہیں اور اس کے جواب میں جو دوسرا منتر ہے۔ اسکا ستیارتھ پرکاش میں یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

"ہم لوگ جس گیان سوروپ وناشی دھرم رہت پدارتھ اور موکش پراپت جیوؤں میں انادی دشرت اودیتہ سوروپ سب جگت کے پرکاش کرنے اور ستارہ میں سب پدارتھوں کے دینے والے پرمیشور کے پوتر گنوں کا گان کرنا جانتے ہیں۔ وہی ہم کو بڑے بڑے گن والی پرتھوی کے بیچ میں پھر جنم دیتا ہے وغیرہ"۔ گویا الفاظ "مکتی سے سکھ بھگوا کر پھر واپس آنے" کا ذکر رگوید بھاشیہ میں ندارد ہے۔ بلکہ وہاں پنر جنم یعنی اداگون کا ذکر ہے۔ سخت حیرت ہے کہ ستیارتھ پرکاش میں رگوید کے یہ دونوں منتر نہ معلوم کس نے مکتی سے پنر آورتی کے ثبوت میں رکھ دیئے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ منتر یہاں سوامی دیانند کے لکھے ہوئے نہیں ہیں کیونکہ سوامی جی ان منتروں کو کہ جنکا ترجمہ انہوں نے رگوید بھاشیہ میں صرف پنر جنم (اداگون) کی صورت میں کیا ہے۔ ستیارتھ پرکاش مکتی میں سے آورتی کے ثبوت میں ہرگز نہیں ڈال سکتے تھے۔ بلکہ یہ ایسے ہی لوگوں کی اتادی معلوم ہوتی ہے کہ جنہوں نے اسی طرح ستیارتھ پرکاش میں کئی جگہ سخت اندھیر گردی کر رکھی ہے۔ گویا ستیارتھ پرکاش اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں کئی جگہ مکتی سے واپس نہ آنیکا ذکر معہ پرمان کے ہے لیکن ستیارتھ پرکاش میں مذکورہ بالا موقعہ پر صرف ایک ہی یہ رگوید کا بیان مکتی سے آورتی کے بارہ میں دیا گیا ہے۔ اور وہی غلط ہے۔ کیونکہ رگوید بھاشیہ نے اس کی تردید کر دی ہے۔ لہٰذا اس طرح مکتی نتیہ ثابت ہوتی ہے۔ جس کے لئے بہت سے پرمان ملتے ہیں۔ مثلاً یجروید ادھیائے ۳۱۔ منتر ۱۶۔ اور یجروید ادھیائے ۳۱۔ منتر ۱۸۔ یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۰۔ یجروید ادھیائے ۱۹۔ منتر ۷۴۔ شت پتھ برہمن کانڈ ۱۴۔ ادھیائے ۷۔ برہمن ۴۔ کنڈکا ۸۔ سانکھیہ درشن ادھیائے ۱۔ سوتر ۱۔ اور ادھیائے سوتر ۱۶۲۔ ویدانت درشن ادھیائے ۴۔ پاد ۴۔ سوتر ۲۲۔ چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک ۴۔ کھنڈ ۱۵۔ منتر ۶۔ اور پرپاٹھک ۵۔ کھنڈ ۱۰۔ منتر ۲۔ اور پرپاٹھک ۸ کھنڈ ۱۵ منتر ۱۔ اور برہدارینک اپنشد ادھیائے ۵۔ برہمن ۱۰ منتر ۱۔ اور ادھیائے ۶ برہمن ۲۔ منتر ۱۵۔ اور گیتا میں بھی کئی شلوکوں سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مکتی نتیہ ہے یعنی مکتی سے مکت آتما پھر واپس نہیں آتا۔ اور کہیں بھی یہ ثبوت نہیں ملتا۔ کہ مکتی سے پنر آورتی ہوتی ہے البتہ سورگ اور چیز ہے۔ جو کرموں سے ملتا ہے۔ وہاں سے بیشک آورتی ہے۔ مگر مکتی جسکو کہتے ہیں۔ اس سے آورتی ثابت نہیں ہوتی۔ سورگ سے آورتی اور مکتی سے انا ورتی ان دونوں کا ذکر دیکھئے چھاندوگیہ اپنشد پاٹھک ۵ کھنڈ ۱۰۔ منتر ۲۔ ۳۔ ۴ سے ۱۔ اور برہدارینک اپنشد ادھیائے ۶ برہمن ۲ منتر ۱۵۔ ۱۶۔ یعنے دیویاں مارگ مکتی ہے۔ جس سے واپسی نہیں ہوتی۔ اور پتریاں مارگ سورگ ہے۔ جس سے واپس آنا ہوتا ہے۔ ہم نے یہ ستیہ بات ویدوں شاستروں اور اپنشدوں وغیرہ کے حوالوں سے صاف صاف لکھدی ہے۔ ناظرین کو ان پر شانتی سے ستیہ معلوم کرنے کے خیال سے وچار کرنا چاہیئے۔ (ارجن)

ٹوپیوں کا محصول معاف انگلستان میں نئی بحث کے موافق ٹوپیوں پر بھی محصول لگایا گیا تھا۔ مگر مسٹر میکانا وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں بیان کیا۔ کہ ہم اپنی دوستدار طاقتوں فرانس۔ اٹلی اور جاپان کی تجارت کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتے اسلئے ٹوپیوں پر جو محصول لگانا تجویز کیا گیا تھا وہ معاف کیا جاتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

مسلمانوں کی عالمگیر اخوت

ہمارے مذہبی تیوہار ایک بنگالی کی نظر سے

گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر "صحبت عید" کے عنوان سے ایک مضمون اخبار بنگابا سی نے شائع کیا ہے جو بنگالی زبان میں ہے۔ ہمعصر جمل المتین کلکتہ نے اس کا انگریزی ترجمہ لکھا ہے۔ بقول معاصر ذوالقرنین ہمعصر موصوف لکھتا ہے۔ کہ "آج عید ہے۔ عید کی نماز کلکتہ میں پڑھی گئی۔ اور عید کا تیوہار نہایت امن وامان کے ساتھ دارالسلطنت بنگال میں منایا گیا۔ ہمیں امید ہے کہ آجکل کے نازک وقت میں عید کے موقعہ پر تمام صوبہ بنگال بلکہ ہندوستان اور برہما میں ہر جگہ کوئی بات ایسی واقع نہ ہوگی۔ جس سے بنی نوع انسان کے امن میں خلل واقعہ ہو"۔

اس کے بعد ہمعصر موصوف نے لکھا ہے۔ کہ یہ بات قدرتی ہے۔ کہ تیوہاروں کے موقعہ پر اسلامی اسپرٹ کا اظہار ہوتا ہے ایسے مواقع پر ہمیں مسلمانوں کے مذہبی خیال اور اسلامی سوسائٹی کی حقیقی فطرت کا اندازہ ہوتا ہے اور اسلام کی مختلف قوموں میں اتفاق کی جو روح ہے اس کی اہمیت بخوبی سمجھ میں آجاتی ہے۔ اسقدر لکھنے کے بعد ہمعصر موصوف اپنی قوم کو توجہ دلانے کی غرض سے لکھتا ہے۔ کہ "ہنود اس زندہ قوت اور اخوت کی اس اسپرٹ کا جو اسلامی دنیا کو زندگی بخشی ہے مطالعہ کرکے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں"۔ اسی سلسلہ میں وہ لکھتا ہے۔ "ہندوستان دو بڑی قوموں میں منقسم ہے۔ جب ہم اس جوش "جذبہ" قومی زندگی اور برادرانہ روح پر جو اسلامی تیوہاروں میں ظاہر کی جاتی ہے۔ نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمارا خیال اسطرف رجوع ہوجاتا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کی قوم کا ایک حصہ زندہ ہے اور زندگی کی قوت اور عزم واستقلال کی طاقت سے مالا مال ہے۔ اور دوسرا حصہ بے حس ہے اور جس میں عملی قوت منقود ہے اور مشکل سے اس میں زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ زندہ دلی کے آثار اور جذبات جو مسلمانوں کے تیوہاروں میں پائے جاتے ہیں۔ ہندو تیوہار اس سے معرا ہیں۔ مسلمان قومیں تمام دنیا میں خواہ وہ یورپ میں ہوں یا افریقہ میں۔ شہروں میں ہوں۔ یا گاؤں میں۔ پہاڑوں پر ہوں یا جنگلوں میں۔ وہ سب اتحاد کے ایک رشتہ میں منسلک ہیں اور ایک ہی جذبہ ان کو زندگی بخشتا ہے۔ یہ وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے تیوہار عالمگیر اور جمہوری ہیں۔ ہندوؤں کے تیوہاروں کی حالت ہندوستان کے مختلف صوبوں میں بھی یکساں نہیں پائی جاتی۔ بنگال میں درگا پوجا۔ بہار میں ہولی۔ صوبہ متحدہ میں رام لیلا کا دور ہوتا ہے ہندوؤں کا ایک مذہبی تیوہار بھی ایسا نہیں ہے۔ کہ جو ہندوؤں کے جذبات کو تمام ہندوستان میں ابھارتا ہو! اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ خیال پیدا کرتا ہو"۔ مسلمانوں کے تیوہاروں کی عالمگیر ہونے کی مثال میں وہ عید کی کیفیت کو قلمبند کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"قسطنطنیہ میں چاند نمودار ہوا۔ تار نے اس خبر کو تمام دنیا میں پھیلا دیا۔ اور ایک آن واحد میں تمام دنیا کے مسلمانوں میں عید کی خوشی کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ جبطرح کلکتہ میں ناخدا کی مسجد میں یا کھلے میدان میں سینکڑوں ہزاروں مسلمان آج صبح کو سربسجود نظر آتے ہیں اسی طرح تمام اسلامی دنیا نماز میں مصروف ہوگی۔ اسی کو روحانی اتحاد کہتے ہیں۔ یہ مذہب کا نہ ٹوٹنے والا مستحکم رشتہ ہے۔ اخوت اور برادری کا یہ حقیقی اجتماع ہے۔ اس رشتہ نے اسلامی سوسائٹی کو مضبوط بنادیا ہے اور مسلمانوں کی قومی زندگی کے آثار پیدا ہوگئے ہیں۔ یہ سب حالت جو اسلام میں پائی جاتی ہے۔ اس کا افتخار اس مقدس شخص کو حاصل ہے۔ جو خدا کا بھیجا ہوا رسول تھا۔ اور جس نے عرب جیسے وحشی ملک میں اخوت کی روح پھونکدی تھی۔ اسلامی اخوت نہایت رفیع الشان مثال اتحاد کی ہے۔ دوسری قوم میں اتحاد کا ایسا مستحکم رشتہ نہیں پایا جاتا۔ یہی اتحاد ہے۔ جس نے اسوقت تک مسلمانوں کو زندہ رکھا ہے"۔

ان اعلات کو سنا کر وہ پھر ہندوؤں سے مخاطب ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ ہم میں آزادی مساوات اور اخوت کے خیالات یورپ سے لیکر اپنی قوم میں رائج کرنے کے متمنی ہیں۔ اگر تم اس شریفانہ سبق کو سیکھنا چاہتے ہو اپنے مسلمان پڑوسیوں کے طرز معاشرت کا مطالعہ کرو۔ اسلام کی عالمگیر برادری میں سب مساوی ہیں۔ شاہنشاہ ہو یا شہزادہ امیر ہو یا فقیر مقیم ہو یا مسافر دولتمند ہو یا مفلس طاقتور ہو یا ضعیف۔ تندرست ہو یا مریض۔ اسلام میں سب بھائی بھائی ہیں۔ مشہور فرانسیسی انقلاب بھی یورپ میں اخوت کے وہ اعلیٰ جمہوری اصول قائم نہ کرسکا۔ جسکا وجود اسلامی سوسائٹی میں پایا جاتا ہے بادشاہ ملک کا مالک ہوتا ہے اور اس کے اختیار غیر محدود ہیں لیکن اسلامی دنیا میں ایک بادشاہ اور امیر اور رعایا میں سے جو غریب سے غریب ہو۔ معاشرتی اور مذہبی معاملات میں ایک صف میں ہوتے ہیں۔ جمہوریت کا یہ نہ زائل ہونے والا اور اعلیٰ پایہ کا اصول ہی اسلامی سوسائٹی کی بنیاد ہے۔ اور مسلمانوں کی قومی زندگی کا زندہ ذریعہ ہے اس اتحاد اور مساوات کا عملی نتیجہ وہ ہمدردی ہے۔ جو مسلمانوں کو ایک دوسرے سے حاصل ہوتی ہے۔ "کل مومن اخوۃ" کے زرین مقولہ کی جو آج سے نہیں بلکہ گذشتہ تیرہ سو برس سے مسلمانوں کا رہنما رہا ہے۔ تشریح وتوضیح کرنے کے بعد نہایت مختصر الفاظ میں ہمارے ہمعصر نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر نظر ڈالکر نہایت ہمدردی کے ساتھ یہ سوال کیا ہے۔ کہ جس قوم میں ایسی بیش بہا صفات موجود ہوں۔ اسکی ترقی کیلئے اور کس چیز کی ضرورت ہے؟ جسکا خود ہی جواب دیا ہے۔ کہ اسلامی فرقوں کا باہمی اختلاف بالائے طاق رکھ کر اگر دنیا کے عملی کاموں میں مسلمان حصہ لینے لگیں۔ تو ایک نہ ایک دن موجودہ مسلمان اپنے متقدمین کی قدیم شان وشوکت کو زندہ کرد کھائیں گے۔ سب سے آخر میں اس نے ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کی آئندہ بہبود اور ان کی دوبارہ زندگی کی دعا مانگی ہے۔ اور یہ خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ مسلمانوں کی اخوت کی اعلیٰ مثال کو جو عرب کی طرف سے تمام دنیا کے لئے نعمت ہے۔ تمام دنیا میں پھیلا دینا چاہیئے۔ اور

ایشیا والوں کو اس پر فخر کرنا چاہیئے۔ اور ایک ایسا پُل تعمیر کرنا چاہیئے۔ جو رشیوں کی حکیمانہ دانائی کو اُس بے بہا عطیہ سے جو عرب نے دنیا کو بخشا ہے متصل کر دے ؎

KHILAFAT LIBRARY

چند کارآمد ٹوٹکے

دفعیہ جانوران موذی نوشادکو پانی میں گھول کر سوراخوں میں ڈال دیں۔ سانپ وہیں مرجائے گا۔ ہلدی پانی میں بھگو کر چیونٹیوں کے بل میں ڈالدیں۔ چیونٹیاں دور ہوجائیں گی۔ ایک برتن میں پانی بھریں۔ اور چند قطرے کڑوے تیل کے اوپر ڈال دیں۔ پھر سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لیں۔ مچھر ادپسّوں وغیرہ اُس میں مرجائیں گے ؎

نسخہ دردگردہ شورہ قلمی ۳ ماشہ۔ شکر سرخ ۴ ماشہ ان دونوں کو پیکر تازہ پان کے ساتھ کھلادیں۔ یہ ایک وقت کی خوراک ہے دن میں تین مرتبہ صبح وشام اور دوپہر ؎

نسخہ جلاد پھلی چشم غورہ قلمی ۲ تولہ پیشکاری بریاں ۳ ماشہ گیرو ایک ماشہ ان کو پیکر سرمہ کی مانند باریک کریں۔ جب باریک ہوجاویں۔ تو آنکھ میں لگادیں۔

نسخہ دردسر سخ کینر کا پھل اور آملہ برابر لیکر سرمیں پیکر پیشانی میں لگادیں ؎

مردہ بچہ پیٹ سے نکالنا بیل کا گوبر کپڑے میں چھانکر عورت کو کھلادیں۔ مرا ہوا بچہ پیٹ سے نکل آوے۔

نسخہ برائے اولاد موسلی سیاہ۔ موسلی سفید مکو کہرو۔ تخم اوٹنگن پورت بیخ سیہل۔ تخم خشخاش ۲ ۲ تولہ سب دواؤں کو سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھان لیں۔ جبکہ عورت ایام سے فارغ ہو۔ ایک ایک تولہ مرد عورت پانچ دن تک کھائیں۔ حمل رہیگا۔ جب دوا کھائیں پرہیز رکھیں ؎

کھانسی کی دوا سونٹھ۔ بہیڑہ۔ پیپلا۔ مونڈہ پیسل دو دو تولہ پیس کر شہد ملا کر چنے کی برابر گولیاں بنادیں۔ صبح شام ایک ایک گولی کھادیں ؎

نیم کے فوائد (۱) نیم اول درجہ کی مصفی خون ہے۔ دبائی جرمز کو فوراً ماردیتی ہے۔ ہیضہ طاعون کے دنوں میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ خاصکر گرمی کے دنوں میں اس کے چند دن کے استعمال سے پھوڑے پھنسی نہیں ہوتے۔ نیم کے استعمال کے وقت گھی ضرور کھانا چاہیئے نیم کا استعمال حسب طاقت ومزاج اندازے سے کرنا چاہیئے ؎

(۲) نیم کا گلقند بناکر ہر روز صبح کے وقت پانی تازہ چند تولہ سے کھادیں۔ تو پت اور سل کو دور کرتا ہے۔ گائے کے دودھ سے کھادیں۔ تو صفراوی یرقان کا مجرب علاج ہے ؎

اس نیم کی جڑ کی چھال بقدر ۱۰ ماشہ پاؤ بھر پانی میں پکا کر قدرے شکر حل کرکے نیم گرم پلادیں۔ تو تپ لرزہ فوراً اُتر جاویگا ؎

(۴) نیم کی نمولی کا سفوف ہر روز ۷ ماشہ گائے کے خام دودھ سے کھادیں۔ تو بواسیر کا خون شرطیہ بند ہوگا ؎

(۵) کرم شکم کے لئے نیم کی کونپلیں بقدر ڈیڑھ تولہ چند مرچ گول سپید ڈال کر رگڑ کر پلادیں۔ دو تین دن میں آرام ہوگا ؎

(۶) نیم کی جڑ کی چھال نیم کا رس۔ نیم کا پھول نیم کے پتے۔ نیم کے تخم کا مغز ہر ایک دو تولہ سفوف کرکے گدہی کے سیر بھر دودھ میں رات کو اوٹا کر دہی بنادیں اور صبح متھ کر مکھن نکالیں اور وہ تولہ مکھن تپ دق کے مریض ہر روز بوقت صبح کھلایا کریں۔ پندرہ بیس دن کے اندر مکمل صحت ہوگی ؎

(۷) نیم کی داتون کرنے سے دانت کا کوئی عارضہ نہیں ہوتا۔ نیم کے پتوں کا بھپارہ لینے سے ہر ایک ورم ورم اور اس کی سوزش دور ہوتی ہے۔ اور پتوں کا پانی ہر ایک زخم کو دھونے کا اکسیر عرق ہے ؎

(۸) اگر کوئی نیم کے سائے میں سارا دن آرام کرے تو اس کا خون صاف ہوجاتا ہے ؎

اپنے چہرہ کو بدلنا ہر عورت جو اپنے چہرہ کی رنگت سے ناخوش ہو۔ اُسے بدلکر نئی رنگت پیدا کرسکتی ہے۔ نیم مردہ اور روح فرسا جھلی کا پتلا سا پردہ فضول بوجھ ہے۔ اسے ہٹادینا لازم ہے۔ تاکہ تازہ اور تندرست وجوان جلد کو جو اس جھلی کے نیچے ہے۔ اپنے آپ کو نمایاں کرنے اور چمکنے کا موقعہ ملے ؎

اسکا علاج بہت ہی سادہ ہے۔ جو گھر پر بطریق قدیم بآسانی ہوسکتا ہے۔ اور ہمیشہ موثر ثابت ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دوائی فروش سے کچھ خالص (Mercolinad cream) خرید لو۔ اور رات کو سرو ملائی کی طرح اسے ملکر صبح دھو ڈالو۔ اس کا مرکو لائڈ تمام بے جان جلد کو بتدریج جذب کریگا۔ اور بچہ کے چہرہ جیسا خوشنما تازہ وشگفتہ اور خوبصورت رنگ دیدیگا۔ اور ساتھ ہی بالطبع تمام چہرہ کی بدنمائیوں یعنے جھریوں۔ مہاسوں دھبوں اور سیاہی وغیرہ کو دور کردیتا ہے۔ اس کے استعمال سے طبیعت کو فرحت ہوتی ہے اور وہ موثر ہونے کے ساتھ ہی کم خرچ بھی ہے۔ جس چہرہ پر اس دوائی کا استعمال ہو۔ وہ فوراً ہی چند سال کا جوان دکھائی دینے لگتا ہے ؎

تپ دق کا علاج۔ دو ماشہ زیتون گھسکر گائے کے دودھ سے کھا لیں۔ اکیس دن میں تپ دق رفع ہو ؎

بال توڑ کا علاج) چوہے کی مٹی ابو ائن حقنہ کی گل ہموزن پیسکر گرم کرکے بال توڑ پر لگادیں صحت ہوگی ؎ سفید داغ کا علاج۔ کلکرندہ مولی کا بیج نیوار سہاگہ پانی میں پیسکر برص کے داغ پر لگادیں ؎

نور بک ڈپو کی نہایت مفید کتابیں

سوانحعمری حضرت باوا نانک ۔ یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے آج سے چار صدی پیشتر ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو دھرم کے کل نظام باطلہ کا رد کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا ہے کہ اسوقت اگر کوئی اس فیلگوں آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے شروع پیدائش سے لیکر تا دم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ معرفت کا دریا روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور اسوقت اس ولی اللہ کے گرد پروانہ وار لیوا ہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی بنیاد کرانے والے چند بھگت خواہ اٹھیں جو کثرت سے مفت کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کر دیں امید کہ انشاء اللہ جلدی کتاب چھپ کر آجائیگی ۲۲۰×۱۸۰ کے سائز پر ۲۴۰ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے لکھائی چھپائی نہایت ہی عمدہ کاغذ عمدہ قیمت ۱۲ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم ۔ اس بے نظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ تحریر فرماتے ہیں "میں نے ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا۔ مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے مؤلف نور الدین خلیفۃ المسیح) علاوہ ازیں ہندوستان کے چید وچید اخبارات نے اس پر بہت ہی عمدہ ریویو کئے ہیں مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی حالت تمدنی ملکی مجلسی حالت کا جو ہو فوٹو دیدہ زیب سامان عبارت کا ہو بہو عکس ہے قیمت صرف ۸ر

آریہ دھرم کا پہلا اصول ۔ یہ وہی بے نظیر مختصر اور جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی اس سلسلہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پہلا ہے اول سنہ ۱۹۱۰ء میں اسکا پہلا ایڈیشن چھپا اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا۔ اس بے نظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ ایک معزز سکھ سردار نے ۱۰۰۰ پیاں خرید کر اپنے دوستوں میں مفت پلورنجہ تقسیم کیں قیمت صرف ۸ر اور دوستوں کو چاہئے کہ ایسی بے نظیر کتاب کو دفعتہً نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

چھوک مہدی والی ۔ پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بے نظیر کتاب ہے نوح جسکا گھر گھر چرچا ہے اور جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ ضخامت عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال دلکش ہے۔ قیمت صرف ۸ر

سومنگلا ۔ ایک بہت ہی دلچسپ اور پر لطف ناول جسکا روح افزا مضمون اور ان کی اخلاقیت و رابطیت کا لکھنا ان رد تناسخ کی خوفناک برائیوں تناسخ کی رو سے برے نتائج کو ایسے پیرائے میں دکھایا ہے جسکو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو بہ آتے ہیں طرز تحریر ایسا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی لے کر بیٹھے تو ختم کئے بغیر نہیں اٹھتا قیمت صرف ۱۲ر بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

اصلی ممیرا اور ممیرکا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرکا سرمہ کا اعلان مرصع رانہ سے شائع ہو رہا ہے اس ثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بنایا ہوا ہے آنکھ اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ پڑھے اسرار چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند جالا پھولا پڑھ والی سفید اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بے مفید ہے قیمت سرمہ علی ما قسم دوم عمدہ تو ما قسم سوم عمدہ تو ما اصلی ممیرا قیمتی تو ما ۱۲ر

مکرر استعمال بہتر ہے پرگاہ کر سرمہ لگایا کریں کہ آنکھ نہیں ٹالا جائے۔ سرمہ جسکی آنکھیں گرمی میں رہتی ہیں اسکیلئے مفید ہے

ست سلاجیت

مجیدہ اعظم سے مرکب کیا گیا ہے جسکی عبارت ہے مقوی جمیع اعضا نافع سرع مشتہی طعام قاطع فساد بلغم و قاطع کرم مقشت سنگ گردہ و مثانہ و سل علول و یرقان سنی درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ خود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول عمدہ قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

کلاہ اور لنگیان

ہر قسم لنگیاں مشہدی پشاوری اور بادامی سیاہ سفید ہاشمی۔ ریشمی۔ سوتی۔ کشمیری صافے اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر قادیان

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں یہ بیش بہا طلا ہم آزمائشاً ایک شیشی مرحت مفت دیتے ہیں۔ جسمیں طلا کسی اسکے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا اور مضبوط ہو جاتا ہے قیمت فی بکس ۴ر خلائی محصول کمزوری دور کرنے کیلئے بے نظیر ہے خواہ کسی علت سے ہو اصلاح و فیر اسکے استعمال سے ضرور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی عمدہ ۴ر

سرمہ سلیمانی ۔ اس کے استعمال سے دھند جالا پھولا ضعف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہو جاتا ہے قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان ۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریوں کو رفع کرنیوالا دانتوں کو مثل گوہر آبدار چمکیلا بنانیوالا قیمت فی بکس ۴ر چار آنے۔

حکیم محمد حسین ولد سردار حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلبگڈھ (دہلی)

نور ٹریکٹوں کا سلسلہ

ایک روپیہ چار آنہ کے پچھتر ٹریکٹ

دفتر نور سے منگوا کر آریہ اور سکھوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کرو

۱۲ لاکھ ٹریکٹ — ۱۲ لاکھ ٹریکٹ

عیسائیوں نے کروڑہا چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں میں تقسیم کئے اور کر رہے ہیں۔ ان کے مذہب کی ترقی کیلئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی اشاعت بھی بہت مفید ثابت ہوئی۔ اسی طرح آریہ لوگ بھی چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ مسلمانوں کو بدراہ کرنے کیلئے کمربستہ ہیں قطع نظر اس کے کہ گورنمنٹ کے طبقہ کو جو محض اسلام کے برخلاف تیار کیا جا رہا ہے اور یقیناً مسلمانوں کی آنکھیں اسوقت کھلیں گی جب یہ فوج یکدم اسلام پر ہلہ بولدیگی۔ ابھی اس سال سے ہی بنارس میں ایک باقاعدہ سوسائٹی تیار کی گئی ہے جس نے مسلمانوں کے خلاف ٹریکٹ لکھنے کے لئے ۴۵۰ روپیہ فی ماہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ دوسری طرف اس کے مقابلہ میں ہماری تیاری کچھ بھی نہیں ہے۔ ہماری خاموشی اور بیحسی اس امر پر دال ہے کہ گویا ہم میں جان اور احساس کا مادہ بالکل نہیں رہا

دوسری طرف سندھ میں ہم نے ایک ٹریکٹ باوانانک کے متعلق شائع کیا۔ تو اس کے جواب میں آریوں اور سکھوں کی طرف سے چار ضخیم ٹریکٹ لکھے گئے۔ مکرر اگر آپ اسی اخبار کے پچھلے نمبر میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس سے اندازہ لگا لیں کہ ہمیں کام کرنیکی کسقدر ضرورت ہے۔ غیر کی دنیا میں زندہ رہنے کیلئے ہمیں کسقدر جدوجہد کی ضرورت ہے اب سستی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا نہیں اٹھ کھڑے ہونے کا وقت ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ہم کمربستہ ہو کر میدان میں نکلیں اور اشاعت اسلام کیلئے اپنے تن من اور دھن کو نثار کریں۔ نئی اکمال دو ٹریکٹ دفتر نور سے شائع ہوئے ہیں۔

۱ حضرت مسیح موعود کا ذکر گزنتھ اور جنم ساکھی میں ۲۰ آریہ دھرم میں مکتی ناممکن

یہ دو ٹریکٹ کمال محنت اور دل سوزی سے لکھے گئے ہیں۔ اور ان ٹریکٹوں کی اشاعت سے مرد میں تبلیغ اسلام اور اشاعت دین متین مطلوب ہے۔ اسلئے محض اصلی قیمت پر فروخت کئے جاویں گے یعنی ۱۰۰ ٹریکٹوں کے ۱۲ عدد اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایسی دو ٹریکٹ شائع ہوا کریں گے۔ خریداران کرام کو چاہئے کہ اس کار خیر میں شامل ہو کر ہاتھ بٹائیں گزشتہ خریداران میں سے جو ٹریکٹوں کے باقاعدہ خریدار پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ ایک سال میں ۱۲ لاکھ ٹریکٹ اشاعت اسلام کیلئے ملکوں اور آبادیوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں اگر دوست ہمت کریں۔ تو صرف ۱۲ حصص ۱۰۰ ٹریکٹوں کیلئے ایک بہت ہی قلیل رقم ہے اور اس سال بھر میں ۱۲ لاکھ ٹریکٹ تقسیم ہو سکتے ہیں اور بفضل اللہ ۱۲ لاکھ ٹریکٹ ہندوستان میں ایک زبردست اور بہت چل پیدا کر سکتے ہیں ان ٹریکٹوں کی پہلی قسط طیار ہے اول حضرت مسیح موعود کا ذکر گزنتھ اور جنم ساکھی میں ۲۰ آریہ دھرم میں مکتی ناممکن۔ دوستوں کو چاہئے کہ بہت جلد اس کار خیر کے لئے خاک رہا ہاتھ بٹانے کے لئے قدم آگے بڑھائیں۔ والسلام

مخلص بندہ محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان

KHILAFAT LIBRARY

نئی ایجاد سیویاں بنانیکی مشین

پہلی مشینوں کی طرح ڈٹ نکالکر میدہ ڈالنا نہیں پڑتا بلکہ اس کے باہر سے میدہ دیتے اور ہینڈل پھیرتے جاؤ ایک گھنٹے کے اندر دوسیر میدہ کی سیویاں بن جاتی ہیں۔ اور بچہ سے بچہ تک آسانی چلا سکتا ہے۔ بدیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بھی بہت تھوڑی یعنی صرف ۸ عہ علاوہ محصول رکھی ہے۔ وزن صرف ایک سیر ہے

موٹی اور باریک دو چھلنیاں اور پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ارسال ہوگی تاجر دل کے واسطے خاص رعایت ہے۔

نوٹ خریدار اپنا پتہ صاف لکھیں۔

منشی فضل کریم احمدی نزد مہاجنانہ قادیان ضلع گورداسپور

لال شربت

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا لال شربت

بچوں کے لئے ایک ہی دوا ہے ماریدنا میٹھا لال شربت

شیر خوار بچے کو اکثر ہضمی اسلئے کہ دودھ پیتے ہی قے کر دیتے ہیں پاخانہ کبھی سخت اور کبھی پتلا ہوتا ہے پیٹ اپنچا ہو جاتا ہے ہاتھ پاؤں لاغر ہو جاتے ہیں۔ وقت و وقت پر نہیں لگتے ہیں غذا جزو بدن نہیں ہوتا۔ ان سب وجہات سے لڑکے ہمیشہ کے واسطے کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں لال شربت کے استعمال سے کوئی شربت نہیں ہونے پاتی اور ہمیشہ کیواسطے لڑکے چست و چلاک رہتے ہیں بچہ کو دودھ کم ہوتا ہو طبیعت سست رہتی ہو بخار تا ہو غذا ہضم نہ ہوتی ہو تو لال شربت استعمال کرنے سے لاغری جاتا رہیگی دودھ زیادہ ہوگا۔ ماں بچے خوشحال رہیں گے۔ پوری حالت کی فہرست جسمیں سب سارٹیفکیٹ ہیں دیدی ہیں منگوا کر دیکھئے قیمت فی شیشہ ۱۲ عہ محصول ۱۰ عہ محصول ۱۰ عہ ادویات ہر جگہ دکانداروں یا دواخروشوں سے مل سکتی ہیں۔ ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶۰ ہاتھ ارا چندوت سٹریٹ کلکتہ